عرب جمہوریہ مصر ۲۵ جمادی الآخر ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۲۸ جنوری ۲۰۲۲ء

وطن کی محبت والفت

بیٹوں کے دلوں میں اپنے مادرِ وطن کا بہت اونچا مقام ہوتا ہے اور اس سے تعلق رکھنا تو انسانی فطرت ہے۔ حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب تم کبھی انسان کی وفا اور اس کے وعدے کی پختگی جانچنا چاہو تو دیکھو اپنے وطن کے لیے اس کے دل میں کتنی محبت ہے، اپنے بھائیوں سے وہ کتنا پیار کرتا ہے اور کس طرح سے وہ اپنے گزرے ہوئے زمانے کو یاد کرکے اشک بہاتا ہے۔

وطن سے محبت کرنا اور اس سے تعلق رکھنا تو دینی فریضہ ہے، اسی لیے شریعتِ اسلامیہ نے وطن سے تعلق کی جڑ اپنے دل میں پختہ کرنے اور اس کی فلاح و بہبود کے لیے کوشش کرنے کی بڑی شد و مد کے ساتھ دعوت دی ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کو دیکھ لیجیے کہ جس وقت وہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے، اس وقت انہوں نے ایک آخری نگاہِ شوق مکہ مکرمہ پر ڈالی اور آپ کی زبانِ مبارک سے یہ چند وداعی کلمات نکلے: تم کتنے اچھے ملک تھے! میں تم سے کتنی محبت کرتا تھا! اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو تیری گود سے میں کبھی بھی نہیں جاتا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد جب آپ ﷺ نے اسے اپنا وطن بنالیا تو آپ نے اس کے لیے ان الفاظ میں دعا فرمائی: اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دل میں پیوست کردے جس طرح سے مکہ کی تھی، بلکہ اس سے بھی زیادہ!

یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ وطن کی محبت صرف یہ نہیں کہ ہم اس کے لیے چند جذباتی باتیں کرلیں یا پھر اس کے پرچم کو بلند کرلیں، بلکہ اس کی محبت ہم سے عمل مانگتی ہے، ہم سے اپنے لیے ہر قیمتی چیز کی قربانی چاہتی ہے۔ لہذا آپ وطن کے وفادار بیٹے اسی وقت بن سکتے ہیں جب وطن سے وفاداری اور اس سے تعلق کا جذبہ آپ

کے دل میں پیدا ہو جائے، اس کے امن وسکون کو آپ یقینی بنانے میں جُت جائیں، اس کی ترقی اور خوش حالی کے لیے جان لگا دیں، کیوں کہ وطن اپنی عزت ورفعت اور اپنی حفاظت کے لیے ہم سے قربانی چاہتا ہے۔

وطن کا ہم پر ایک بہت بڑا حق یہ ہے کہ ہم اس کے راستہ میں قربانی پیش کریں اور اس کے لیے خود اپنی جان کی قربانی پیش کرنا قربانی کی سب سے اعلی منزل ہے۔ ارشاد باری ہے:"مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُواْ مَا عَٰهَدُواْ ٱللَّهَ عَلَيْهِۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُۥ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُۖ وَمَا بَدَّلُواْ تَبْدِيلًا""مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالی سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا، بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی"(احزاب: ۲۳) نبی ﷺ نے وطن کے پہریداروں اور اس کے محافظوں کو جو کہ اس کے دفاع میں اپنی جان کی بھی بازی لگانے سے پیچھے نہیں ہٹتے، جہنم سے نجات کی خوش خبری سنائی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: دو ایسی آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی: ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرا دیا ہوں۔ اسی وجہ سے جو لوگ اس کے لیے قربانی دیتے ہیں وہ اس بات کے حقدار ہیں کہ انہیں انبیا، صدّیقین اور صالحین کا ساتھ نصیب ہو۔ ارشاد باری ہے: "وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ""(شکستِ احد) اس لیے تھی کہ اللہ تعالی ایمان والوں کو ظاہر کر دے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے"(آل عمران:۱۴۰)، ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے:"وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَۚ وَحَسُنَ أُوْلَٰٓئِكَ رَفِيقًا""اور جو بھی اللہ تعالی کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے جیسے انبیا اور صدّیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں"(النساء:۶۹).

برادرانِ اسلام:

بیٹوں پر اپنے مادرِ وطن کا یہ حق ہوتا ہے کہ اسے جب ضرورت پڑے تو وہ اس کے لیے ہر حال میں اپنی جان کی بازی لگانے کے لیے تیار رہیں۔ جب وطن کی آن بان پر روح کو نثار کر دینا، خون کا آخری قطرہ اس کے

لیے بہادینا ان کا فرض ہے، تو اس کی فلاح و بہبود کے راستہ میں ایک ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلنا وطن سے محبت و اخلاص اور اس سے تعلق کے باب میں ایمان کا سب سے ادنی درجہ ہے۔

وطن کا حق اگر صرف ایک پیڑھی ادا کرنا چاہے یا پھر اس کے صرف کچھ بیٹے ادا کرنا چاہیں تو نہیں ادا کر سکتے، بلکہ یہ تو ہر نسل ہر فرد اور ہر بیٹے کا اجتماعی اور باہمی فریضہ ہے، جو انہیں مل کر ایک ساتھ ادا کرنا ہو گا۔

اس کا ایک اہم حق یہ ہے کہ اس کے سبھی بیٹے محنت و مشقت کریں اپنے اندر مہارت و فنکاری کا پودا لگائیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "جب تم میں سے کوئی عمل کرتا ہے اور اس کو بڑے اچھے طریقہ سے انجام دیتا ہے تو اللہ تعالی اس کو پسند فرماتا ہے"۔

اور انہیں حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ آپ اپنی ملازمت کو اچھی طرح نبھائیں۔ کیوں کہ عوامی ملازمت ایک ذمہ داری ہے جو آپ کو سونپی گئی ہے، ایک امانت ہے جو آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ اپنے حق کی ادائیگی دینی اور وطنی فریضہ ہے۔ اپنی ملازمت کے فریضہ میں کوتاہی کرنا فساد کی سب سے ڈراؤنی شکلوں میں سے ایک ہے۔ لہذا ہر انسان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس لائق بنائے کہ اس کا دل ہر دم زندہ رہے، اس کا ضمیر ہر وقت بیدار رہے اور ہر وقت اللہ تعالی کا یہ فرمان اس کے پیشِ نظر رہے: "وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ" "اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے" (حدید:۴)

اور انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے پرچم، اس کے ترانے، اس کی علامات اور اس کے تمام قومی نشانات کا احترام کیا جائے۔ پرچم کسی بھی ملک کا نشان اور اس کا پتہ ہوتا ہے، جس کے اِرد گرد اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اس کے بیٹوں کی روحیں رچتی بستی ہیں، اسی کے سائے تلے وہ اپنے تمام کاموں کی بِنا ڈالتے ہیں، اسی کی چھاؤں میں وہ اپنی کامیابیوں کے گیت گاتے ہیں۔ اور اس کا احترام کرنا اس کو ہر چیز سے اوپر رکھنا کسی بھی ملک کی اولین کوشش ہوتی ہے اور یہی اس کی عمارت کے سب سے مضبوط ستون میں سے ایک ہے۔

اور انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک ، ملکی اور عالمی ہر مجلس میں اس کی بہترین نمائندگی کی جائے۔ ہر ملک میں اس کے پرچم کو لہرانے اس کو بلند کرنے کا دل میں ہر وقت جذبہ امنڈتا رہے۔ اور انسان جہاں کہیں بھی جائے وہاں وہ اپنے ملک کا بہترین نمائندہ بن کر جائے۔

اور انہیں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ اپنے ملک کی بالِشت بھر زمین کو بھی یا پھر اس کے مٹھی بھر خزانہ کو بھی کسی کو ناحق چھونے نہ دیں، اور نہ ہی آپ کے ہوتے ہوئے کسی کی یہ جرأت ہوسکے کہ وہ آپ کے ملک پر انگلی بھی اٹھاسکے، یا اس کے خلاف اپنی زبان بھی کھول سکے۔ اور جب بھی ضرورت پڑے تو آپ اس کے دشمن کے لیے سنگِ میل بن جایئے، اس کے دفاع میں آپ اپنا جان ومال سب کچھ لُٹادیجیے۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!